مولانا محمد داؤد صاحب۔ کراچی

فقہ اسلامی کی حقیقت اور اہمیت

فقہ کیا ہے۔؟ لغت عربی میں لفظ فقہ کے معنی پھاڑنے اور کھولنے کے ہیں۔ چنانچہ امام لغت علامہ جار اللہ زمخشری متوفی ۵۳۸ھ لکھتے ہیں۔ الفقہ حقیقۃ الشق والفتح [۱] کہ فقہ کی حقیقت تحقیق و تفتیش کرنا اور کھولنا ہے ـــــ لیکن بعد میں اس لفظ کے معنی میں وسعت پیدا کر دی گئی۔ فہم و علم، گہری سوجھ بوجھ اور بصیرت و حذاقت کے معنی میں استعمال ہونے لگا، اور وجہ مناسبت بھی ان دونوں معنوں میں ظاہر ہے وہ یہ کہ کسی شے کے علم و فہم ہی سے حقیقت منکشف اور واضح ہوتی ہے۔ فقہ کے معنی میں اس وسعت کے پیدا ہو جانے کے متعلق صاحب "القاموس المحیط" فرماتے ہیں۔

الفقہ العلم بالشئ والفہم لہ والفطنۃ [۲] فقہ لغت میں کسی چیز کے جاننے اور سمجھنے اور اس میں بصیرت و حذاقت حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں بھی لفظ فقہ بارہا عقل و فہم اور گہری سوجھ بوجھ اور بصیرت کے معانی میں استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ متعدد جگہ پر اللہ جل شانہ نے کافروں کی مذمت اور برائی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: بانہم قوم لایفقہون۔ [۳] بلاشبہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں ـــــ ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: قالوا یا شعیب ما نفقہ کثیرا مما تقول [۴]۔ بولے اے شعیب ہم نہیں سمجھتے بہت باتیں جو تو کہتا ہے۔ سورۃ حشر میں منافقوں کی ناسمجھی کو واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

لانتم اشد رھبۃ فی صدورھم من اللہ ذالک بانہم قوم لایفقہون۔ [۵]۔ بیشک تمہارا خوف ان کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ ہے۔ یہ اس لئے کہ یہ قوم سمجھ سے کام نہیں لیتی۔

جس طرح قرآن مجید اور لغت عرب میں فقہ کو عقل و فہم اور دانش وغیرہ معانی کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی اس لفظ کے یہی وسیع اور عام معنی مراد لئے گئے ہیں۔ مثلاً ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین۔ [۶] اللہ

تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے ۔ اسکو دین کی سمجھ عطاء فرماتا ہے ۔ اسی طرح حضرت ابن عباسؓ کو آپ نے ایک موقعہ پر دعاء دی ۔ اللّٰھم فقھہ فی الدین وعلمہ التاویل ۵ ۔ اے اللہ اس کو دین کی سمجھ اور قرآن کی تفسیر تعلیم فرما ۔ ـــــ پھر اسی مناسبت سے عرفِ عام میں علم شریعت اور علمِ دین پر یہ لفظ اس طرح بولے جانے لگا کہ گویا اسکی اصل وضع ہی اسی معنی کے لئے ہے ۔ چنانچہ صاحب "تاج العروس" تحریر فرماتے ہیں :

وقد غلب علیٰ علم الدین لشرفہ وسیادتہ وفضلہ علی سائر انواع العلم کما غلب النجم علی الثریا والعود علی الصندل ۶	لفظ فقہ علم دین پر اسکی بزرگی اور برتری اور دوسرے علم پر اسکی فضیلت کی بناء پر عام طور پر بولے جانے لگا ، جیسے لفظ نجم ثریا پر اور لفظ عود خوشبودار لکڑی پر بولا جاتا ہے ۔

ائمہ لغت کی تصریحات سے معلوم ہوا کہ لفظ فقہ اپنے لغوی معنی سے ہٹ کر مخصوص مفہوم یعنی علمِ دین اور علم شریعت کے لئے مستعمل ہونے لگا پھر علم دین اور علم شریعت پر اس کا اطلاق عمومی ہوا اور دین کے ہر پہلو پر گہری نظر و بصیرت اور غور و فکر کو فقہ کہا جانے لگا ۔ چنانچہ صدرِ اسلام یعنی عہدِ رسالت میں فقہ کا مفہوم نہایت ہی وسیع اور اسلامی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی تھا ۔ جیساکہ حضرت ابن عباسؓ سے فلولا نفر من کل فرقۃ طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ۔ کی تفسیر میں علامہ ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ یہ الفاظ نقل کرتے ہیں :

قولہ تعالیٰ لیتفقھوا ای یتعلمون ما انزل اللّٰہ علی نبیہ ویعلموہ السرایا اذا رجعت الیھم لعلھم یحذرون ۔ ۹	اللہ تعالیٰ کے قول لیتفقھوا فی الدین کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ اتارا ہے وہ سیکھتے ہیں اور جب لشکر واپس آتے ہیں تو ان کو تعلیم دیتے ہیں ۔

نیز علامہ قرطبی لکھتے ہیں :

ولیقم فریق یتفقھون فی الدین ویحفظون الحریم حتی اذا عاد النافرون اعلمھم المقیمون ما تعلموہ من احکام الشرع وما تجدد نزولہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ۱۰	چاہیے ایک جماعت مقیم رہے تاکہ وہ دین کے احکام اور مسائل میں سمجھ حاصل کریں اور عورتوں کی حفاظت کریں اور جب جانے والے واپس آجائیں تو مقیم لوگوں نے جو کچھ سیکھا ہے وہ ان کو سکھائیں ۔

ظاہر ہے کہ ما انزل اللّٰہ علی نبیہ اور من احکام الشرع وما تجدد نزولہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں "ما" عام ہے یعنی جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا خواہ وہ اعتقادیات سے ہو یا عملیات اور سیاست سے ، دستور اور قانون سے اسکا تعلق ہو یا تہذیب و تمدن سے جیساکہ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین — جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ کرتا ہے۔
انما انا قاسم واللہ یعطی۔[۱۱] — تو اسکو اللہ تعالیٰ دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ بلا شبہ
میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔

اس حدیث کے انما انا قاسم کے الفاظ سے ہمارے مذکورہ بالا دعویٰ کی تائید ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مشہور محدث و فقیہ علامہ بدرالدین عینی لفظ " فقہ " پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں : کہ فقہ سے یہاں لغوی معنی " فہم " مراد ہے۔ نہ اصطلاحی معنیٰ تاکہ دین کے ہر نوع کو شامل ہوجائے جیساکہ ان کے الفاظ یہ ہیں :

والفقہ لغۃ الفہم وعرفاً العلم بالاحکام — فقہ لغت میں سمجھ کو اور عرف شرع میں احکام
الشرعیۃ الفرعیۃ عن ادلتھا التفصیلیۃ — شرعیہ کے مجموعہ کو کہتے ہیں، جو تفصیلی دلائل سے
بالاستدلال ولایناسب ھھنا الا المعنی — مستنبط ہوں۔ یہاں پر مراد معنی لغوی ہے تاکہ دین
اللغوی لیتناول فہم کل علم من علوم الدین[۱۲] — کے تمام قسم کے علوم کی سمجھ کو شامل ہوجائے۔

ان امثلہ سے ہمیں یہ دکھانا مقصود ہے کہ اس دور میں لفظ " فقہ " اپنے عام اور وسیع تر معنوں میں مستعمل تھا چنانچہ فقہ کی اسی معنوی وسعت کے پیش نظر امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فقہ کی نہایت جامع تعریف فرمائی ہے۔

الفقہ معرفۃ النفس مالھا وما علیھا۔[۱۳] — یعنی فقہ حقوق اور فرائض کے پہچاننے کا نام ہے۔

علم فقہ کی یہ تعریف سب سے قدیم اور اہم اور اعم ترین ہے۔ اس لئے کہ اسکی نسبت امام موصوف کی طرف کی جاتی ہے اور ہمارے معلومات کی حد تک امام صاحب سے پہلے کسی نے بھی فقہ کی اس طرح جامع تعریف نہیں کی۔ چونکہ امام صاحب آسمان فقہ کے آفتاب تھے۔ اس لئے فقہ کی جو تعریف آپ نے کی ہے وہ یقیناً سب سے اہم ہوگی۔ اور اسکی عمومیت کی وجہ بھی واضح ہے کہ مالھا میں لام نفع کا ہے۔ اس میں وہ تمام چیزیں آگئیں جن میں جلب منفعت اور انسان کی دنیا و آخرت کی فلاح و سعادت موجود و مضمر ہو۔ اور ما علیھا میں علیٰ ضرر کے لئے ہے اس میں وہ تمام امور مراد ہیں جو دنیا و آخرت میں ضرر رساں ہوسکتے ہیں۔ لیکن بعد میں جب تہذیب و تمدن اور نظر و فکر میں وسعت پیدا ہوئی تو علم دین اور علم شریعت کو بھی مختلف شاخوں میں تقسیم کیا گیا اور ان کے لئے الگ الگ نام و اصطلاحات مقرر کی گئیں، چنانچہ فقہاء کرام نے بعض قیودات کے حک و اضافہ کیساتھ لفظ " فقہ " کو صرف قانون اسلامی اور استنباطی مسائل کیساتھ مختص قرار دیا اور فقہ کی مندرجہ ذیل تعریف بیان کی :

الفقہ العلم بالاحکام الشرعیۃ العملیۃ — فقہ ان احکام شرعیہ کے مجموعہ کا نام ہے جنکا تعلق

عن ادلتها التفصيلية ۔ ۱۴؎ عمل سے ہو اور جو تفصیلی دلائل سے مستنبط ہوں۔
تفصیلی دلائل سے قرآن و حدیث کی وہ آیات و روایات مراد ہیں جو احکام کے سلسلہ میں وارد ہوتی ہیں۔

حوالہ جات :- ۱؎ فائق ج ۲ ص ۱۴۴ نہایہ لابن اثیر ج ۳ ص ۲۳۷

۲؎ ج ۲ ص ۲۸۹ تاج العروس ج ۹ ص ۴۰۲ ۔ لسان العرب ج ۱۳ ص ۵۳

۳؎ پ ۱۰ سورۃ انفال رکوع ۱۲

۴؎ پ ۱۲ سورہ ہود رکوع ۷

۵؎ پ ۲۸ رکوع ۲

۶؎ بخاری ج ۱ ص ۱۶ مسلم ج ۲ ص ۲۴۴ دارمی ج ۱ ص ۷۳

۷؎ مسند احمد ج ۱ ص ۲۶۶

۸؎ تاج العروس ج ۱ ص ۹۰۲ ، لسان العرب ج ۳ ص ۵۲۲ قاموس المحیط ج ۲ ص ۲۸۹

۹؎ تفسیر طبری ج ۹ ص ۶۷ درالمنثور ج ۳ ص ۲۹۳

۱۰؎ جامع الاحکام القرآن للقرطبی ج ۸ ص ۲۹۳

۱۱؎ بخاری ج ۱ ص ۱۶

۱۲؎ عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۱ ص ۴۳۵ ۔ ارشاد الساری ج ۱ ص ۱۷۰

۱۳؎ اشارات المرام من عبارات الامام ص ۲۸ ، ۲۹ ۔ توضیح تلویح ص ۶

۱۴؎ توضیح تلویح ص ۵۷

صفحہ ۲۷ سے آگے

اس کی وقعت نہ رہے گی۔

آج کی دنیا نیلام کی ایک منڈی بنی ہوئی ہے امیر و غریب افسر و ماتحت سب کے دام لگ رہے ہیں۔ خوش نصیب ہے وہ جس کے دام ابھی نہیں لگے ہیں اس دنیا میں بالخصوص نبوت کی تعلیم اور ہمارا تاریخی کردار "مینارۂ نور" کی حیثیت رکھتا ہے ۔ آج کی عید کا ہمارا پیغام بھی روشنی کا مینارہ ہے جس میں دوسروں سے زیادہ خود کے لیے عبرت و بصیرت کا سامان ہے۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی
دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اولیٰ ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللّٰہی